Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 01, June 2025

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

**Received: 10th Feb, 2025 | Accepted: 11th June, 2025 | Available Online: 30th June, 2025**
Digital Object Identifier:

# ترک فکریات میں مابعد جدیدیت: ناقدین کی آرا کی روشنی میں خصوصیات کا جائزہ

# Postmodernism in Turkish Thought: An Examination of its Characteristics in the Light of Critics

**DR. AYKUT KISMIR [1] AND ZEYNEP BOZKIR [2]**
[1] Associate Professor, Department of Urdu, Ankara University, Ankara, Türkiye.
[2] PhD Research Scholar, Department of Urdu, Ankara University, Ankara, Türkiye.
Corresponding author: Aykut Kismir (Aykut.Kismir@ankara.edu.tr)

**ABSTRACT** In the preparation of this article, the publications of Turkish researchers and especially the book by Prof. Dr. Yıldız Ecevit were used. Postmodernism, which has made its mark in almost every field since the mid-20th century, is a significant intellectual movement. Since its emergence as a literary term and its broader use as a critical concept in the 1980s and 1990s, it has become a crucial cultural, political, and intellectual force defining modernity. In literature, postmodernism introduces innovations in style, technique, and form. Unlike traditional novel structures, which follow a conventional formula of beginning, rise, and climax, the postmodern novel does not adhere to such a framework. The progression of the story includes unexpected twists, and the plot structure allows for flashbacks to past and present events. Postmodernism is regarded as a later stage that liberates humanity from the modernist project of individual, cultural, social, economic, and political transformation, which it protests in nearly every domain.
**Keywords** Modernism, Postmodernism, Metafiction, cultural, Intertextuality.

مابعد جدیدیت (Postmodernism) عہد حاضر کی ایک اہم اصطلاح اور ادبی تحریک ہے۔ اس کی بنیاد پس ساختیات، لسانی فلسفہ، بین المتونیت، اور رد تشکیل جیسے نظریات اور فلسفوں پر رکھی گئی ہے۔ مابعد جدیدیت کسی بڑی کہانی یا روایت کو مرکزی حیثیت نہیں دیتی، بلکہ مقامی، متنوع، اور کلیت سے کٹی ہوئی چھوٹی کہانیوں کو اہمیت دیتی ہے۔ مابعد جدیدیت کا نظریہ معروضی حقائق کو تسلیم کرتا ہے اور کہانی کی بناوٹ اور تجرید (abstraction) کی نفی پر مبنی زمانی حقائق کے نظریاتی پہلو کو بنیاد بناتا ہے۔ یہ تکثیریت (pluralism) کو فروغ دیتا ہے اور تنوع کو نمایاں کرتا ہے۔ نتیجتاً، مابعد جدیدیت کو ایک ایسا مرحلہ سمجھا جاتا ہے جو جدیدیت سے آگے ہے اور جو پوری انسانیت کو جدیدیت کی فکر کی روشن خیالی اور بطور احتجاج اس کے انفرادی، ثقافتی، سماجی، اقتصادی اور سیاسی تبدیلی کے منصوبے سے بچاتا ہے۔ مابعد جدیدیت جدیدیت کے خلاف ایک رد عمل کے طور پر سامنے آئی، اور اگرچہ اس میں کچھ مماثلتیں بھی موجود ہیں، مگر اس نے جدیدیت کے رجحانات کی مخالفت کی۔ جہاں جدیدیت اشیاء اور واقعات میں گہرے معانی تلاش کرتی ہے، وہیں مابعد جدیدیت ظاہری سطح پر مرکوز رہتی ہے اور کسی حتمی معنی پیش کرنے سے گریز کرتی ہے۔ جدیدیت عقل اور سائنسی اصولوں پر مبنی

OPEN ACCESS cc BY NC
*This work* is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 01, June 2025



ترکیب (synthesis) کو اپناتی ہے، جبکہ مابعد جدیدیت انسانی تجربے کو متضاد، بکھرا ہوا اور غیر یقینی سمجھتی ہے اور اسی نقطۂ نظر پر توجہ مرکوز رکھتی ہے۔

جدیدیت (Modernism) انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں شروع ہونے والی ایک ایسی تحریک تھی جس نے جلد ہی فن اور ثقافت پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اس تحریک کے حامی افراد کا ماننا تھا کہ ثقافتی اور سماجی اقدار پر نظر ثانی کے ذریعے ترقی ممکن ہے۔ ایجوویت (Ecevit) کے مطابق:

"یہ ایک ایسا دور تھا جب عقلیت پسند شعور اپنی انتہا کو جا پہنچا، عقل اور سائنس نے سماجی، معاشی اور سیاسی ترقی کی راہیں متعین کیں، اور اپنی عقلی اقدار سے ہٹ کر ہر رجحان اور طرزِ زندگی کو مسترد کر دیا۔"(۱)

اس دور میں روشن خیالی (Enlightenment) کے تصور کے ساتھ فرد کی آزادی کو اجاگر کیا گیا، اور فرد کو مذہبی اثرات سے آزاد ہو کر اپنی سوچ کے مطابق جینے کا موقع ملا۔ ٹیکنالوجی کی ترقی نے بھی انسانی زندگی کے معیار کو تبدیل کر دیا، اور اس تبدیلی نے مصنفین اور دانشوروں کو بھی متاثر کیا۔ کرادومان (Karaduman) کا کہنا ہے کہ:

"جدیدیت کے ادبی مصنفین نے لاشعور اور فرد کی اندرونی دنیا پر توجہ مرکوز کی، جس کے نتیجے میں کرداروں میں نئی جہتیں پیدا ہوئیں۔"(۲)

دوسری جانب، بیسویں صدی کے پہلے نصف میں ہونے والی جنگوں نے انسانی ترقی کی امیدوں کو مایوسی میں بدل دیا اور فرد کے ذہنی اضطراب میں شدت پیدا کر دی۔ یہی عوامل جدیدیت کی مخالف تحریک، یعنی مابعد جدیدیت کے ابھرنے کی بنیاد بنے۔ مابعد جدیدیت کا نظریہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ کوئی آفاقی حقیقت موجود نہیں ہے اور یہ کہ حقیقت اور اخلاقی اقدار غیر اہم ہیں۔ یہ نظریہ کثرتیت اور تقسیم کو فروغ دیتا ہے اور کسی مخصوص نظریاتی فکر کا پابند نہیں ہوتا، بلکہ بدلتی ہوئی دنیا اور اختلافات کو برقرار رکھتا ہے۔

مابعد جدیدیت جدیدیت کے سلسلے میں بیان کردہ ایک تصور ہے۔۔ اس لیے مابعد جدیدیت کو سمجھنے کے لیے پہلے جدیدیت کو جاننا ضروری ہے۔ ایجوویت کے مطابق:

"جدیدیت کا آغاز نشاۃ ثانیہ سے ہوا جس نے ۱۸ویں صدی میں سائنسی ترقی کے ساتھ مزید فروغ پایا، جبکہ اس میں فرد اور عقل کو مرکزی حیثیت حاصل ہوئی۔"(۳)

اس دور میں نظم و ضبط اور ترتیب غالب رہی اور جدیدیت کا اصولی اور ضابطہ بند ڈھانچہ نمایاں ہوا۔ کرااوغوز (Karauğuz) جدیدیت کو "فرد کے بیدار ہونے کا عمل" قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ "اس مرحلے میں انسان خود کو اور فطرت کو دریافت کرے گا۔"(۴) تاہم، جدیدیت میں تنوع کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی؛ بلکہ اس میں یکسانیت پر زور دیا گیا، جس کے نتیجے میں مختلف ثقافتوں کو ضم کرنے اور تخفیف اختلاف کی پالیسی اپنائی گئی۔ ینگ کے مطابق:

"نوآبادیاتی نظام اور سامراجیت ایک قوم کو دوسری قوم کے تابع کرنے کے طریقوں پر مشتمل

رہے ہیں۔" اس تناظر میں، جدیدیت کی تاریخ براہِ راست سامراجیت اور نو آبادیاتی نظام سے جڑی ہوئی ہے۔"(۵)

دوسری عالمی جنگ کے بعد افراد کے ذہنی اضطراب میں اضافہ ہوا۔ ایک ایسا نقطہ نظر جس کی بنیاد غیر مقامی اور بے ترتیب تھی مسائل کا حل پیش نہیں کر سکتا تھا۔[۶] دوسری عالمی جنگ کے بعد متاثرہ افراد اپنے آپ سے بیگانہ ہو چکے تھے، اور ذہنی و روحانی مسائل کے ساتھ یادداشت کے فقدان سے بھی دوچار تھے۔ جدیدیت، روشن خیالی کے فلسفہ کے ذریعے انسانوں کو مذہب اور روایت سے آزاد کرتی ہے، مگر اسے عقل اور ٹیکنالوجی کا غلام بنا دیتی ہے۔ اس دوران، مابعد جدیدیت نے جدیدیت کو مختلف شعبوں جیسے فن تعمیر، تھیٹر، سینما، فلسفہ، نفسیات، اور تاریخ میں چیلنج کرتے ہوئے ابھرنا شروع کیا۔ یہ وہ تحریک ہے جو روایات کی پابندیوں، حکومتی اتھارٹی، اور واحد حقیقت کے نظریات کے خلاف آواز اٹھاتی ہے اور کثرتیت کی حمایت کرتی ہے۔ مابعد جدیدیت کا یہ نقطہ نظر ادب کے میدان میں بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

مابعد جدیدیت، جدیدیت کے بعد فروغ پانے والی تحریک ہے اور یہ کسی بھی شعبے میں مروجہ اصولوں کو تسلیم نہیں کرتی۔ یہ جدیدیت کے خلاف ایک ردعمل اور بغاوت کی صورت اختیار کرتی ہے۔ جدیدیت کے مطابق حقیقی دنیا صرف اس ٹھوس دنیا تک محدود ہے جس میں ہم رہتے ہیں، جب کے اس کے برعکس مابعد جدیدیت کے مطابق یہ دنیا حقیقت نہیں ہے بلکہ ایک فرضی دنیا ہے۔ مابعد جدیدیت کے مطابق، کسی تصور یا نظریے کو آفاقی معنوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔۔ جہاں جدیدیت میں سائنس، اخلاقیات، اور فنون کے درمیان ایک ناقابلِ عبور فرق تھا، وہاں مابعد جدیدیت میں یہ فرق اپنی اہمیت کھو دیتا ہے۔

جدیدیت اور مابعد جدیدیت کی خصوصیات کے حوالے سے بہت سے مختلف مشاہدات پر مبنی متعدد تقابلی جائزے مرتب کیے جا چکے ہیں۔ درج ذیل جدول میں بعض خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

| جدیدیت | مابعد جدیدیت |
|---|---|
| درجہ بندی، نظم و ضبط، مرکزیت یافتہ کنٹرول | انارکی، نظم کا خاتمہ، مرکزیت کا خاتمہ |
| بڑی سیاسی سرمایہ کاری (قوم-ریاست، جماعت) | چھوٹی سیاسی سرمایہ کاری، ادارہ جاتی طاقت کا تصادم، شناختی سیاست |
| قومی شناخت اور ثقافت کا بیانیہ؛ ثقافتی اور نسلی اصل کے اساطیر | مقامی بیانیے، بڑے بیانیوں کی طنزیہ تحلیل: اصل کے اساطیر کی نفی |
| سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے بڑے ترقی کے بیانیے | ترقی پر شک کی نگاہ، ٹیکنالوجی مخالف ردعمل، نئے دور کی مذہبی تحریکیں |
| نمائندوں اور میڈیا کے سامنے "حقیقت" کا یقین اور، "اصلی" دیانت داری | مبالغہ آمیز حقیقت، امیج کی زیادہ مقدار، نقل کا حقیقت سے زیادہ طاقتور ہونا، ایسی چیزوں کی پیشکش جو حقیقت میں موجود نہیں ہیں اور جو موجود چیزوں سے زیادہ طاقتور لگتی ہیں |

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 01, June 2025

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

| | |
|---|---|
| علم میں مہارت، ہر چیز کا احاطہ: انسائیکلوپیڈیاز | رہنمائی، علم کا انتظام، صرف ضرورت کے وقت معلومات، ویب، انٹرنیٹ |
| مذہبی ثقافت، عوامی کھپت | ثقافت کا عوامی نہ ہونا (غیر عوامی ثقافت)، چھوٹے بازار، کم پیداوار |
| میڈیا کی نشریات | ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے والی، صارف کی خدمت کرنے والی میڈیا کی تقسیم، چھوٹے میڈیا کے بڑے پیمانے پر ظاہر ہونے کا عمل (نیٹ ورک اور ویب) |
| مرکزیت یافتہ علم | تقسیم شدہ، پھیلائی ہوئی معلومات |
| اعلیٰ اور زیریں ثقافت کا امتیاز؛ اعلیٰ یا رسمی ثقافت کا اصولی اور اتھارٹی پر مبنی ہونا | زیریں مقبول ثقافت کے ذریعے اعلیٰ ثقافت کی اجارہ داری کا بٹنا؛ مقبول اور اعلیٰ ثقافت کا امتزاج؛ پاپ کلچر کا نئے اقدار حاصل کرنا |
| مکمل کاموں اور مقصد کا فن ہونا | عمل، پرفارمنس، پیداوار کے طور پر فن |
| فن؛ فنکار کے ذریعے تخلیق کردہ ایک اصلی شے ہے | فن: سامعین اور ذیلی ثقافتوں کے ذریعے تخلیق کی جانے والی ثقافت کا دوبارہ عمل |
| عام حدود اور مجموعیت کا احساس (فن، موسیقی اور ادب میں) | مخلوطیت، ثقافتوں کا دوبارہ ایک دوسرے سے جڑنا |
| نیویارک کی تعمیرات اور ڈیزائن | لاس اینجلس اور لاس ویگاس کی تعمیرات اور ڈیزائن |
| گہرائی تک پھیلتی ہوئی جڑیں، گہرائی | جڑوں کی سطحی نوعیت، سطحیت |
| ارادے اور مقصد میں سنجیدگی | کھیل، طنز، رسمی سنجیدگی کے خلاف ردعمل |
| اتحاد کا احساس، خود کا مرکز ہونا؛ "فردیت پسندی"، متحدہ شناخت | تقسیم کا احساس اور خود کا مرکز نہ ہونا، متنوع اور متنازع شناخت |
| نامیاتی اور غیر نامیاتی کے درمیان واضح فرق، انسان اور مشین | نامیاتی اور غیر نامیاتی کے مابین سائبرگ امتزاج، انسان-مشین-الیکٹرانک |
| جنس کی بنیاد پر تشکیل پائے ہوئے طاقت کے نظام، یک جنسیات، فحش کی بے دخلی | دور جنسی، فحش فلمیں |
| مقرریت | غیر مقرریت |

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 01, June 2025



| | |
|---|---|
| دُنیا کے قصہ گو کے طور پر کتاب، تحریری معلومات کے نظام کے طور پر لائبریری تحریری میڈیا کی جسمانی حدود کا تجاوز کرتے ہوئے اعلیٰ میڈیا، | معلوماتی نظام کے طور پر ویب یا نیٹ |
| مشین | معلومات |
| ابتدائی | ترقی یافتہ |
| شے | موضوع |
| حقیقت (ریئلٹی) | نام سے نہیں تو فعلاً موجود ہونا (ورچوئل)، خیال (امیج) |
| مادی | معنوی |
| دلکشی | نفرت انگیزی |
| قانون | انارکی |
| مقام | مقام سے محرومی، وقت |
| گھر | دارالحکومت (میٹروپول) |

مابعد جدید ادب کی تفہیم میں زندگی اور موت، حقیقت اور خواب جیسے تضادات ایک ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ متن میں جہاں سب کچھ آپس میں جڑا ہوتا ہے، وہیں مابعد جدید مصنف خود کو ایک مرکزی حیثیت میں رکھتا ہے۔ کسی ایک نقطہ نظر کو قبول کرنے کے بجائے، کثرتیت کو ترجیح دی جاتی ہے، اور افسانوی متن میں کھیل کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، مصنف قاری کو بھی متن کا مرکزی نکتہ بناتا ہے۔ Wofgang Iser کے مطابق:

> "کسی ادبی تخلیق کا مفہوم متن میں پہلے سے موجود نہیں ہوتا بلکہ قاری، متن میں موجود چند اشاروں کی بنیاد پر، پڑھنے کے دوران بتدریج اسے تخلیق کرتا ہے۔"(۷)

اس طرح، قاری کو خلا کو پُر کرنے اور کمیوں کو مکمل کرنے کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔ متن کا مفہوم ہمیشہ تغیر پذیر ہوتا ہے اور اس کی تشریح مکمل طور پر ذاتی سطح پر انجام پاتی ہے۔ مابعد جدید مصنف روایتی ادبی تخلیقات اور ان کے اسالیب کو مسترد کرتا ہے۔ وہ روایتی تکنیک، اسلوب، اور طرز کو ختم کرکے تخیل کے روایتی عناصر کی جگہ مکمل طور پر نئے عناصر پر مبنی ادب تخلیق کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا نیا ادب ہے جو مابعد جدید تکنیکوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ، ان تکنیکوں کی الگ الگ عنوانات کے تحت وضاحت کرنا مناسب ہو گا۔

**میٹافکشن (Metafiction)**

یہ مابعد جدید تحریروں کی سب سے نمایاں خصوصیت ہے۔ "مابعد جدید ادب کا بنیادی عنصر میٹافکشن ہے، جو کہ تخلیقی عمل کو خود افسانوی متن کے اندر تشکیل دینے کا عمل ہے۔ مصنف، اپنی تحریر کو لکھنے کے عمل کو بیان کرتے ہوئے، اس سے جڑے مسائل کو ہی

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 01, June 2025



اپنی تحریر کا بنیادی موضوع بنا دیتا ہے۔"(۸) پوسٹ ماڈرن مصنف قاری کو یہ احساس دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کی تحریر ایک افسانوی کہانی ہے۔

میٹا فکشن نہ صرف افسانے کی بنیادی ساختوں کو آشکار کرتی ہے بلکہ خارجی دنیا کی افسانوی نوعیت کو بھی دریافت کرتی ہے۔ یہ حقیقت اور فکشن کے درمیان تعلق پر سوال اٹھانے والی ایک مصنوعی صورت حال کو اجاگر کرتی ہے۔ ہم میٹا فکشن کو فکشن کے افسانے سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔اس میں سب سے اہم چیز کہانی کے واقعات نہیں بلکہ خود کہانی کی ساخت ہے۔ جیسا کہ Patricia Waugh نے بیان کیا ہے، "اسے کہانی سنانے کے لیے لکھنا بھی کہا جا سکتا ہے۔ میٹا فکشن ایک ایسی اصطلاح ہے جو حقیقت اور فکشن کے درمیان تعلق کو چیلنج کرنے والی فکشنل تحریر سے منسوب کی جاتی ہے۔"(۹)

میٹا فکشن کے مطابق، ایک معروضی دنیا کی وضاحت کرنا ممکن نہیں ہے، کیونکہ حقیقی اور غیر حقیقی عناصر ایک دوسرے میں ضم ہو جاتے ہیں۔ قاری کو حقیقت اور فکشن کے درمیان حد کا احساس دلانے کے لیے وقت، مقام اور واقعات میں ماورائی عناصر شامل کیے جاتے ہیں، اور کہانی کی روایتی زمانی ترتیب کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے غیر خطی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ مصنف متن میں مختلف علامات اور خفیہ پیغامات شامل کرتا ہے، جس سے قاری کو متن پر گہری توجہ دینے اور اس کی تشریح کرنے کا موقع ملتا ہے، جبکہ مصنف کو بھی کہانی کے ساتھ کھیلنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ میٹا فکشن کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ مصنف خود کو کہانی کا کردار بنا سکتا ہے، کہانی کے اندر ایک اور کہانی بیان کی جا سکتی ہے، یا کسی دوسرے مصنف یا ادبی تخلیق کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح، افسانے کے اندر افسانہ تخلیق کرنا بھی اس تکنیک کی ایک اہم پہچان ہے۔ اس کے علاوہ، کسی پہلے سے موجود متن کو نئے سرے سے ترتیب دینا یا بین المتونیت (Intertextuality) کے ذریعے دیگر حوالہ جات کی طرف اشارے دینا بھی میٹا فکشن کی بنیادی خصوصیات میں شامل ہے۔

## بین المتونیت(Intertextuality)

مابعد جدید تحریروں کی دوسری نمایاں خصوصیت بین المتونیت ہے۔Ecevit کے مطابق:

> "بین المتونیت میٹا فکشن کی ایک شاخ ہے اور مصنف کے لیے اپنے متن میں تخیلاتی فطرت تخلیق کرنے کا ایک اہم حصہ ہے۔"(۱۰)

بین المتونیت مختلف تحریروں کو اس طرح یکجا کرنے کا عمل ہے کہ وہ ایک دوسرے کو رد نہ کریں اور اپنی تشکیلی سالمیت برقرار رکھیں۔ ہر متن ایک خاص معنی رکھتا ہے، اور قاری ان معنوں کو دریافت کرنے کے لیے پہلے سے موجود تحریروں کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس لیے، بین المتونیت کسی ایک تحریر اور دیگر تحریروں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ تعلق معنوی، اسلوبی یا تشکیلی سطح پر نمایاں ہو سکتا ہے۔

بین المتونیت کی کچھ ذیلی تکنیکیں بھی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک پیروڈی (Parody) ہے، جو "کسی بھی ادبی تخلیق کی نمایاں خصوصیات، مبالغہ آرائی یا نقالی پر مبنی ایک اسلوب ہے، جو کسی سنجیدہ چیز کو مزاحیہ بنا دیتا ہے۔"" پیروڈی اصل تخلیق کی تفصیلات کی نقل کرتی ہے، اور ایک موثر پیروڈی تخلیق کرنے کے لیے مصنف کو موجودہ رجحانات سے واقف ہونا، ادبی ذوق رکھنا اور مزاح کی بہتر

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 01, June 2025



سمجھ ہونا ضروری ہے۔ پیروڈی نہ صرف تفریحی عناصر پر مشتمل ہوتی ہے بلکہ اس میں اصلاحی اور تعلیمی پہلو بھی شامل ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مسلسل مقبولیت حاصل کرنے والی ایک سماجی سرگرمی بن چکی ہے۔

بین المتونیت کی ایک اور تکنیک پیسٹیچ (Pastiche) یا نقالی ہے، جو اکثر غلط طور پر پیروڈی (Parody) کے ساتھ منسوب کر دی جاتی ہے۔ دونوں کا مقصد کسی متن کی طرف اشارہ کرنا اور اسے اسلوب یا مواد کے لحاظ سے نقل کرنا ہے۔ تاہم، پیروڈی کسی متن کو مزاحیہ یا طنزیہ انداز میں استعمال کرتی ہے، جبکہ پیسٹیچ صرف ادبی متن کی ساخت پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ Gümüş کے مطابق:

"پوسٹ ماڈرن ناول نگار پیسٹیچ کو تقلید سے بالکل مختلف محض ایک افسانوی تکنیک کے طور پر دیکھتے ہیں اور اسے روایتی ادب سے انحراف کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں۔"(۱۲)

پیسٹیچ حقیقت سے دور ہو کر محض تقلید کی طرف مائل ہونے والی ایک فنکارانہ آزادی ہے۔ اس میں اصل تخلیق کو براہ راست شامل نہیں کیا جاتا، اس لیے اسے سمجھنے کے لیے قاری کا اصل تخلیق سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جدید ادب کی پابندیوں کو چیلنج کرنے والا پیسٹیچ، پوسٹ ماڈرن ادب میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔

طنز (Irony) بین المتونیت کی ایک ایسی تکنیک ہے جسے بنیادی طور پر کہی گئی بات کے برعکس معنی دینا سمجھا جا سکتا ہے۔ طنز کسی فرد یا واقعے کا مذاق اڑانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں حقیقت کی نشاندہی تو کی جاتی ہے، مگر اسے چھپا کر اور ایک دانستہ لاعلمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پیش کیا جاتا ہے۔ طنز میں ایک تنقیدی رویہ تو پایا جاتا ہے، لیکن یہ کسی مسئلہ کا واضح حل پیش نہیں کرتی۔ اس کی فطرت میں مسلسل بدلنے والی ایک غیر مستحکم بنیاد ہوتی ہے، جو اسے کسی حتمی جواز سے محروم کر دیتی ہے۔ درحقیقت، یہی چیز اسے تباہ کن، انار کی پسند، اور بعض مواقع پر نہِلزم (Nihilism) یعنی فنائیت [۱۳] کے قریب لے آتی ہے، کیونکہ اس میں کوئی مستقل اور مطلق اصول موجود نہیں ہوتا۔ پوسٹ ماڈرن مفکرین کے لیے طنز ایک ایسا عنصر ہے جو ابہام اور تخریبی قوت رکھتا ہے اور جدیدیت (Modernism) کو بے اثر کرنے کا ایک موقع فراہم کرتا ہے۔ طنز، پوسٹ ماڈرن ازم کے ہر پہلو میں نمایاں طور پر موجود ایک طرزِ اظہار ہے۔

تکثیریت (Pluralism)

پوسٹ ماڈرن ازم کی ایک اہم خصوصیت تکثیریت (Pluralism) ہے، جو جدیدیت کے یک جہتی نقطہ نظر کے برعکس، ادب، فن، فلسفہ اور دیگر شعبوں میں تنوع کو یکجا کرنے اور مختلف عناصر کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ حقیقی زندگی اور فن میں مختلف نظریات اور تصورات کو یکجا کرنے کے ساتھ ساتھ یکسانیت سے گریز کرتے ہوئے یہ زندگی کا ایک کثیر الجہتی فلسفہ پیش کرتی ہے جہاں تضادات بغیر کسی امتیاز کے ساتھ موجود رہ سکتے ہیں۔ تکثیریت کا اصول کثیر الثقافتی (Multiculturalism) فلسفہ کو ترجیح دیتا ہے اور مختلف ثقافتوں کے تحفظ کی وکالت کرتا ہے۔ پوسٹ ماڈرن مفکرین کا ماننا ہے کہ ثقافتی بالادستی کے نظریے کو ختم کیا جانا چاہیے۔

لیوٹارڈ (Lyotard) بھی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اختلافات کو فعال بنانا چاہئے اور کسی بھی چیز کو واحد مفہوم تک محدود کرنے والے نظریات کو چیلنج کیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق:

"روایتی نظریات کے برعکس، معاشرے کو کسی واحد مربوط ڈھانچے کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے بلکہ اسے مختلف ریشوں سے بنی ہوئی ایک ساخت اور کئی لسانی کھیلوں (Language Games) کے امتزاج کے طور پر سمجھنا چاہیے۔"(۱۴)

پوسٹ ماڈرن ازم "Anything goes"(۱۵) (ہر چیز قابلِ قبول ہے) کے نعرے کے تحت کام کرتا ہے اور سخت سرحدوں اور قطعی اصولوں کو رد کرتا ہے۔ پوسٹ ماڈرن مفکرین زندگی کے ہر پہلو میں کثریت کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں اور مطلق سچائیوں کے وجود کو مسترد کرتے ہیں۔ پوسٹ ماڈرن ازم میں تکثیریت کا اصول، اعلیٰ درجہ بندی (Hierarchy) کی برتری کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اس کا مقصد مساوات قائم کرنا نہیں ہوتا۔ لیکن بعض اوقات تمام اقدار کی برابری انفرادی قدر کھونے کا باعث بھی بن سکتی ہے۔

بکھراؤ یا تقسیم (Fragmentation)

اگرچہ مابعد جدیدیت کو جدیدیت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ایک ردِ عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے، لیکن یہ جدید ادبی تکنیکوں کی مکمل نفی نہیں کرتا۔ بلکہ، ان تکنیکوں کو ترقی دے کر یا انہیں نئے انداز میں ترتیب دے کر نئے طرزِ تحریر کو متعارف کراتا ہے۔ پوسٹ ماڈرن مصنفین آفاقیت (Universality) کے بجائے بکھری ہوئی ساخت (Fragmentation) کو ترجیح دیتے ہیں اور اس طرح ایک بے قاعدہ نظام تخلیق کرتے ہیں۔ اس طریقہ کار کے ذریعے، وہ دیگر تحریروں سے مختلف عناصر لے کر متنوع اور نئے بیانیے تخلیق کرتے ہیں۔ یہ ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ساخت کسی تحریر کو بعض اوقات ناقابلِ فہم بنا سکتی ہے، کیونکہ اس میں کہی گئی بات براہِ راست اور واضح طور پر سامنے نہیں آتی۔ تاہم، پوسٹ ماڈرن مصنفین قاری کی توجہ مختلف قسم کے تحریری اسلوب جیسے کہ شاعری، اخباری مضامین، اور روزناچوں کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے کام کو دلچسپ اور تفریحی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس انداز کو اپنانے والے مصنفین میں رولان بارتھ (Roland Barthes) کا نام نمایاں ہے۔ بارتھ نے اپنی تحریروں میں بکھری ہوئی تحریر (Fragmented Writing) کو اپنایا،[۱۶] اور ترتیب و تسلسل جیسے اصولوں کو نظر انداز کیا۔ وہ جدیدیت کے مسلط کردہ روایتی اسلوب کے خلاف تھے، اسی لیے انہوں نے اپنی تحریروں میں کسی متعین ترتیب کو قبول کرنے کے بجائے انہیں حروفِ تہجی کے مطابق مرتب کیا۔ اس عمل کے ذریعے، وہ روایتی تحریری ڈھانچے سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بارتھ کی یہ کوشش ایک منقطع بیانیہ (Disconnected Narrative) تخلیق کرتی ہے، جہاں تحریر کے مختلف حصوں کے درمیان کوئی روایتی ربط موجود نہیں ہوتا۔ اس کا نتیجہ ایک منفرد اور غیر روایتی ادبی جمالیات کی شکل میں نکلتا ہے، جو مختلف النوع عناصر کے امتزاج سے تشکیل پاتی ہے۔

زبان(Language)

مابعد جدید بیانیے میں زبان کو حقیقت کی تشکیل اور اظہار کا بنیادی ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ مابعد جدیدیت میں زبان سب سے اہم عنصر ہے، جبکہ اس سے پہلے کے ادبی و فلسفیانہ نظریات میں زبان کو محض ایک ذریعہ کے طور پر دیکھا جاتا تھا اور اس کو کوئی مقصد نہیں سمجھا جاتا تھا۔ تاہم، رولان بارتھ، جیک دریدا، پال ڈی مان، اور مشیل فوکو جیسے مفکرین کا کہنا ہے کہ زبان ہی حقیقت کا سرچشمہ ہے اور زبان و حقیقت کے درمیان ایک گہرا تعلق موجود ہے۔ مشہور فلسفی لڈوِگ وٹگنشٹائن کے مطابق، زبان میں موجود ہر لفظ کسی نہ کسی شے کی علامت ہے اور زبان اور وہ تمام سرگرمیاں، جن کے ساتھ زبان جُڑی ہوتی ہے، ایک طرح کے 'زبان کے کھیل' کہلاتے ہیں۔"[۱۷] پوسٹ ماڈرن مفکر ژاں-فرانسوا لیوتار نے وٹگنشٹائن کے اس تصور کو مزید آگے بڑھایا اور کہا کہ زبان کے کھیلوں میں تعدد اور تنوع کو اپنانا چاہیے، کیونکہ یہ ہماری تفہیم کو مزید وسیع اور بامعنی بناتے ہیں۔ پوسٹ ماڈرن ازم میں، زبان کے یہ کھیل نئے بیانیے کی بنیاد رکھتے ہیں اور پرانی روایتی اصطلاحات و تصورات پس پردہ چلے جاتے ہیں۔

زبان کو محدود کرنے کے بجائے اس کی وسعت، تنوع اور تبدیلی کو بنیادی حیثیت دینے والا مابعد جدید نظریہ ادبی تحریروں میں مکمل طور پر جھلکتا ہے۔ Karauğuz کے مطابق:

> "جدیدیت کے لیے زبان ایک اظہار کا ذریعہ تھی، جو تصورات کو حتمی شکل دینے کے لیے استعمال کی جاتی تھی، جبکہ مابعد جدیدیت کے لیے زبان متن کی طاقت کو ظاہر کرتی ہے، تکثیریت کے تناظر میں اس کے استعمال کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے اور حقیقت کی تشکیل میں مدد دیتی ہے۔"[۱۸]

پوسٹ ماڈرن نقطہ نظر سے پہلے زبان کو ہمیشہ ایک ذریعہ سمجھا گیا، اسے کبھی مقصد کے طور پر نہیں دیکھا گیا۔ پوسٹ ماڈرن تحریروں میں بول چال کی زبان، محاورے، ضرب الامثال اور خود ساختہ الفاظ سمیت زبان کے تمام پہلوؤں کا استعمال دیکھا جا سکتا ہے۔ زبان کو ایک مقصد کے تحت استعمال کرنے والا مصنف قاری کو سوچنے اور محظوظ ہونے کی طرف راغب کرنے کے لیے ہلکے پھلکے اور شوخ انداز میں لکھتا ہے۔ الفاظ کے خوبصورت انتخاب اور عمدہ تشبیہوں کی وجہ سے ناول کی زبان رنگین اور دلچسپ محسوس ہوتی ہے، جبکہ اسلوب کی جدت اور زبان کی سادگی ناول کی دلکشی اور مطالعے کے لطف کو مزید بڑھاتی ہے۔

تاریخ(History)

مابعد جدیدیت تاریخ کے ساتھ اپنے تعلق کو جدیدیت سے مختلف انداز میں بیان کرتا ہے۔ یہ نظریہ اس تصور پر مبنی ہے کہ ماضی کی تفاسیر زبان کے اثر و رسوخ سے تشکیل پاتی ہیں۔ مابعد جدید تحریروں میں تاریخ کو بیک وقت حقیقت اور فکشن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ خیالی کرداروں کے ساتھ مشہور تاریخی شخصیات کو یکجا کر کے انہیں فکشنل زندگی کے اندر ایک عام اور معمولی سطح پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح تاریخ کو مصنف ایک تخیلاتی دنیا تخلیق کرنے کے لیے بطور آلہ استعمال کرتا ہے۔ جیمیسن کے مطابق:

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 01, June 2025

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

"تاریخ اب ایک مخصوص وقت کے حقیقی تناظر سے نکل کر ہمارے تصورات اور دقیانوسی خیالات کی بنیاد پر ایک 'پاپ- تاریخ' Pop History میں تبدیل ہو چکی ہے، جہاں یہ محض ایک فکشنل کھیل کا میدان بن چکی ہے۔"(۱۹)

پوسٹ ماڈرن تحریروں میں تاریخ ایک کثیر الجہتی اور غیر یقینی عنصر کے طور پر پیش کی جاتی ہے، جہاں وہ اپنی اصل شکل سے ہٹ کر بنیادی تبدیلیوں سے گزرتی ہے۔ تاریخ کی روایتی جامع تفہیم کی جگہ تاریخ کی منتشر اور بکھری ہوئی تفہیم نے لے لی ہے۔ اس تبدیلی میں جدید تکنیکی اور سماجی عوامل کا بھی گہرا اثر ہوتا ہے۔

مابعد جدید تحریروں میں تخلیق کردہ خیالی وقت، ماضی اور حال کو ایک غیر منظم ترتیب میں یکجا کر کے تاریخ کی خطی (linear) ترتیب کو توڑ دیتا ہے اور وقت کا ایک نیا تصور پیش کرتا ہے۔ اس نقطہ نظر میں تاریخ اپنی کملیت کو کھو دیتی ہے اور ایک جداگانہ تعبیر کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ پوسٹ ماڈرنزم تاریخ کے تصور کو ایک سوالیہ نشان کے تحت دیکھتا ہے اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ ماضی، جو مختلف اور پیچیدہ واقعات پر مشتمل ہوتا ہے، کو کسی ایک منفرد نقطہ نظر سے بیان کرنا ممکن نہیں۔

پوسٹ ماڈرن تناظر میں تاریخ کی نئی تعریف پیش کی جاتی ہے جو روایتی تاریخی بیانیے کو رد کرتی ہے اور اس بات پر اصرار کرتی ہے کہ غیر جانبدار تاریخ کا کوئی تصور نہیں ہو سکتا، کیونکہ تاریخ ہمیشہ کسی مصنف کے نقطہ نظر کے ذریعے سامنے آتی ہے۔ پوسٹ ماڈرن تاریخی نقطہ نظر کے مطابق، تاریخ محض ماضی کے حقائق کو بیان کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک متنی (textual) بیانیہ ہے۔ اگرچہ ان تاریخی بیانیوں میں ماضی کو مستند دستاویزات کی بنیاد پر پیش کیا جاتا ہے، لیکن پوسٹ ماڈرنزم اس بات پر یقین نہیں رکھتا کہ ماضی کو مکمل طور پر جانا جا سکتا ہے یا اسے قطعی غیر جانبدار انداز میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ اس نظریے کے مطابق، تاریخ نگار جب ماضی کے واقعات کی وضاحت اور تشریح کرتا ہے تو اس میں اس کی ذاتی سوچ اور نظریہ شامل ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً، اس انداز میں درج کی گئی تاریخی "حقیقتیں" کسی مستقل مزاجی اور سچائی کی حامل نہیں ہوتیں، بلکہ ان کی صداقت مشکوک ہو جاتی ہے۔

مابعد جدیدیت کے اثر سے صدیوں سے جاری انسانی طرزِ زندگی اکیسویں صدی کے آغاز میں مکمل طور پر بدل گیا اور یوں صدیوں سے قائم یکسانیت چند سالوں میں اپنی اثر پذیری کھو بیٹھی۔ یہ تبدیلی نہ صرف سماجی زندگی میں بلکہ ادبی رویوں اور نظریات میں بھی نمایاں ہوئی۔ پوسٹ ماڈرنزم بنیادی طور پر جدیدیت پر ایک تنقیدی ردِ عمل کے طور پر ابھرا۔ دیگر فنون کی طرح، یہ ادب کا بھی ایک اہم موضوع بن گیا، خاص طور پر ناول میں، جہاں اس کی کثیر الجہتی ساخت نے مصنفین کو تخلیقی تجربات کرنے کے مواقع فراہم کیے۔

پوسٹ ماڈرنزم ۱۹۶۰ کی دہائی سے لے کر آج تک کے دور پر محیط ہے۔ اس کے نمایاں پہلوؤں میں سرد جنگ اور اس کے بعد کے اثرات، کثیر الثقافتی (multiculturalism) اور نسلی تنوع (ethnic diversity) کا بڑھتا ہوا اثر، اور ٹیکنالوجی، خاص طور پر ٹیلی ویژن اور کمپیوٹرز کے عروج جیسے عوامل شامل ہیں۔ ان واقعات نے نہ صرف سماج بلکہ ادب پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔

پوسٹ ماڈرنزم ثقافتی مطالعے کے دائرے میں فنونِ لطیفہ، تعمیرات، ادب اور فلسفہ جیسے متنوع شعبوں کو محیط کرتا ہے۔ اس لیے اسے کسی ایک مخصوص حوالہ یا تعریف کے تحت محدود کرنا مشکل ہے۔ جیسے جیسے یہ مختلف مباحثوں اور علمی شعبوں میں داخل ہوتا

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 01, June 2025

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

ہے،اس کے معانی میں مزید باریکیاں پیدا ہوتی ہیں۔پوسٹ ماڈرنزم طبقاتی تفریق کو مٹانے کی کوشش کرتا ہے اور اعلیٰ اور ادنیٰ فنون کے درمیان قائم سخت سرحدوں کو ختم کرنے کی سعی کرتا ہے۔

پوسٹ ماڈرنزم ایک ثقافتی تصور ہے، جس میں 'post' کا لاحقہ جدیدیت کے بعد ایک نئے ثقافتی عہد کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ عقلیت پسندی اور منطق پر مبنی جدیدیت کے اصولوں کے خلاف ایک چیلنج ہے۔پوسٹ ماڈرن نظریہ عارضی اور تغیر پذیر عناصر کی جستجو کرتا ہے، بجائے اس کے کہ وہ کسی آفاقی سچائی کا پرچار کرے۔اس نظریے کی ایک اور نمایاں خصوصیت روشن خیالی کے اصولوں پر کمزور ہوتے ہوئے یقین کی عکاسی ہے۔فن، تعمیرات، اور ادب کو گہرائی سے متاثر کرنے والے اس تنقیدی اور فلسفیانہ رجحان کے تحت پوسٹ ماڈرنزم ایک ایسا تصور ہے جو تنوع اور اختلاف کو اپنانے کی ترغیب دیتا ہے۔

## حواشی و حوالہ جات

۱۔یلدز ایجی وِت، ترک ناول میں مابعد جدید رجحانات، ایوریسٹ پبلیکیشنز، استنبول، ۲۰۲۱ء، ص ۴۳

۲۔ سیبل کارادومان، جدیدیت سے مابعد جدیدیت تک شناخت کی ساختی تبدیلی، ژورنل آف یاشار یونیورسٹی، جلد ۱۷، شمارہ ۲، ص ۲۸۹۰

۳۔یلدز ایجی وِت، ترک ناول میں مابعد جدید رجحانات، ایوریسٹ پبلیکیشنز، استنبول، ۲۰۲۱ء، ص ۴۳

۴۔احمد ملیح کاراؤعوز، نامکمل تعمیر: مابعد جدیدیت، کتابے پبلیکیشنز، استنبول، ۲۰۲۰ء، ص ۲۰

۵۔رابرٹ ینگ، مابعد نو آبادیات: ایک تاریخی تعارف، ترجمہ: بی. توکسبائے کوپرولی اور س. شیین، مطبوع کتاب، استنبول، ۲۰۱۶ء، ص ۲۰

۶۔احمد ملیح کاراؤعوز، نامکمل تعمیر: مابعد جدیدیت، کتابے پبلی کیشنز، استنبول، ۲۰۲۰ء، ص ۲۳

۷۔ایضاً، ص ۲۴۱

۹۔شر فنور آتک، بین التونیّت اور افسانے میں حقیقت پر ایک نظر، بلگے کلچر و آرٹ پبلی کیشنز، استنبول، ۲۰۱۷ء، ص ۳۸

۱۰۔عبداللہ کاراکاش، کالا کتاب کی مافوق القصہ خصوصیات، فرکٹل سہ ماہی ادبی و فکری جریدہ، شمارہ ۲، ص ۸

۱۱۔یلدز ایجی وِت، ترک ناول میں مابعد جدید رجحانات، ایوریسٹ پبلی کیشنز، استنبول، ۲۰۲۱ء، ص ۱۱۴

۱۲۔ نیل گوکسل، فراموشی، پیروڈی اور طنز، ایف ایل ایس ایف فلسفہ و سماجی علوم جریدہ، شمارہ ۱، ص ۱۳۵

۱۳۔ سمیح گوموش، جدیدیت اور مابعد جدیدیت، جان سانات پبلی کیشنز، استنبول، ۲۰۲۱ء، ص ۱۲۰

۱۴۔اکرم گوزل، مابعد جدیدیت، طنز اور فرد کے تعلقات: "تُتونامایان لار" اور "میرا نام سرخ ہے" کے تناظر میں ایک مختصر جائزہ، حکمت۔اکیڈمک ادبیات جریدہ، شمارہ ۱۱، ص ۱۰۶

۱۵۔اُلاش بینگول، مابعد جدیدیت میں کثرتِ آواز اور کثرتِ ثقافت کا مغالطہ، جامعہ دجلہ سوشل سائنسز انسٹیٹیوٹ جریدہ، ۲۰۱۷ء، شمارہ ۹، ص ۴۷

۱۶۔ حکمت شاہین، مابعد جدید فن میں ماخوذ اشیا، ڈاکٹریٹ تھیس، سلجوق یونیورسٹی ایجوکیشن سائنسز انسٹیٹیوٹ، ۲۰۱۱ء، ص ۲۱۲

۱۷۔ اکو بیلائے آکتولوم، ٹکڑوں میں تقسیم / عدم تسلسل / منقطع، آرٹ–ے سانات جریدہ، ۲۰۰۸ء، جلد ۱، شمارہ ۱، ص ۹–۱۰

۱۸۔ لوڈوِگ وِٹگنشتائن، فلسفیانہ تحقیقات، ترجمہ: ایچ. باریشان، میتیس پبلی کیشنز، استنبول، ۲۰۲۰ء، ص ۲۶–۲۸

۱۹۔ احمد ملیح کاراؤعوز، نامکمل تعمیر: مابعد جدیدیت، کتابے پبلی کیشنز، استنبول، ۲۰۲۰ء، ص ۵۰

۲۰۔ یلدز ایجی وِت، ترک ناول میں مابعد جدید رجحانات، ایوریسٹ پبلی کیشنز، استنبول، ۲۰۲۱ء، ص ۷۵

## References in Roman Script:

1. Ecevit, Yıldız, Türk Romanında Postmodernist Açılımlar, Everest Yayınları, İstanbul, 2021, s.43
2. Karaduman, Sibel, Modernizmden Postmodernizme Kimliğin Yapısal Dönüşümü, Journal of Yaşar University, 17/2, s.2890
3. Ecevit, Yıldız, Türk Romanında Postmodernist Açılımlar, Everest Yayınları, İstanbul, 2021, s.43
4. Karauğuz, Ahmet Melih, Bitmemiş İnşa: Postmodernizm, Ketebe Yayınları, İstanbul, 2020, s.20
5. Young, Robert, J. Postkolonyalizm:Tarihsel Bir Giriş, Çev. B. Toksabay Köprülü ve S. Şen, Matbu Kitap, İstanbul, 2016, s.20
6. Karauğuz, Ahmet Melih, Bitmemiş İnşa: Postmodernizm, Ketebe Yayınları, İstanbul, 2020, s.23
7. Ibid. p.241
8. Atik, Şerefnur, Metinlerarasılık ve Kurmacada Gerçeklik Üzerine, Bilge Kültür Sanat Yayınları, İstanbul, 2017, p.38
9. Karakaş, Abdullah, Kara Kitap'ın Üst Kurmaca Özellikleri, Fraktal 3 Aylık Edebiyat Düşünce Dergisi, S.2, p.8
10. Ecevit, Yıldız, Türk Romanında Postmodernist Açılımlar, Everest Yayınları, İstanbul, 2021, p.114
11. Göksel, Nil, Unutma, Parodi ve İroni, FLSF Felsefe ve Sosyal Bilimler Dergisi, S.1, p.135
12. Gümüş, Semih, Modernizm ve Postmodernizm, Can Sanat Yayınları, İstanbul, 2021, p.120
13. Güzel, Ekrem, Postmodernizm, İroni ve Birey İlişkisine Tutunamayanlar ve Benim Adım Kırmızı Üzerinden Kısa Bir Bakış, Hikmet-Akademik Edebiyat Dergisi, S.11, p.106
14. Bingöl, Ulaş, Postmodernizmde Çok Seslilik ve Çok Kültürlülük Yanılgısı, Dicle Üniversitesi Sosyal Bilimler Enstitüsü Dergisi, 2017, S.9, p.74
15. Şahin, Hikmet, Postmodern Sanatta Eklektik Nesneler, Doktora Tezi Selçuk Üniversitesi Eğitim Bilimleri Enstitüsü, 2011, p.212
16. Aktulum, Kubilay, Parçalılık/Süreksizlik/Kopukluk, Art-e Sanat Dergisi, 2008, C.1, S.1, p.9-10

17. Wittgenstein, Ludwig, Felsefî Soruşturmalar, Çev. H. Barışcan, Metis Yayınları, İstanbul, 2020, p.26-28
18. Karauğuz, Ahmet Melih, Bitmemiş İnşa: Postmodernizm, Ketebe Yayınları, İstanbul, 2020, p.50
19. Ecevit, Yıldız, Türk Romanında Postmodernist Açılımlar, Everest Yayınları, İstanbul, 2021, p.75

**Dr. Aykut Kismir** serves as an Associate Professor in the Department of Urdu at Ankara University, Ankara, Turkiye. He completed his PhD at Ankara University, focusing on Urdu fiction and research editing. Dr. Kismir has written four books and published twenty-two articles.

**Ms. Zeynep Bozkir** is currently pursuing her PhD in the Department of Urdu at Ankara University, Turkiye. She has published one article and holds an MS degree in Urdu Literature from the same university.